# جامعۃ المصطفیٰ گوجرانوالہ درسِ نظامی داخلہ ٹیسٹ 2022 برائے میٹرک پاس یا نتیجہ کے منتظر اُمیدواران

(نوٹ برائے طلبہ: وقت کا خیال رکھیں۔ اس ٹیسٹ کو مکمل کرنے میں آپ کو کم از کم ایک گھنٹہ اور زیادہ سے زیادہ دو گھنٹے درکار ہوں گے۔)

نام ____________________ ولدیت ____________________ رول نمبر ____________________

Name ______________________ Father's Name ______________________ Roll. No. ___________

پہلا حصہ: دی گئی پانچ تصویروں میں سے جو دیگر چار سے مختلف ہے اُس پر ٹک ✓ کا نشان لگائیں۔ مثلاً پہلی مثال میں مرغی جاندار ہونے کے باعث دیگر بے جان چیزوں سے مختلف ہے اور دوسری مثال میں 5 واحد طاق عدد ہے جبکہ دیگر سب جفت اعداد ہیں۔

A B C D E

0

| | A | B | C | D | E |
|---|---|---|---|---|---|
| 0 | 2 | 5 ✓ | 4 | 6 | 8 |

A B C D E

1 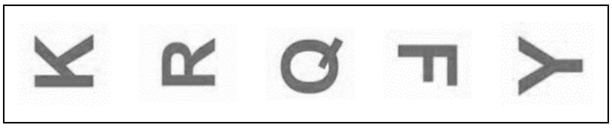

A B C D E

2 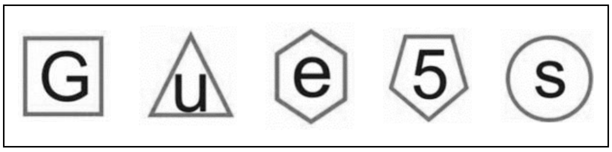


A B C D E

3 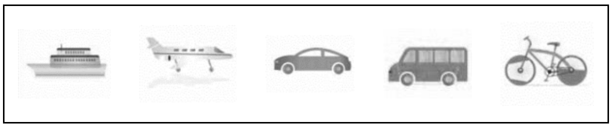

A B C D E

4 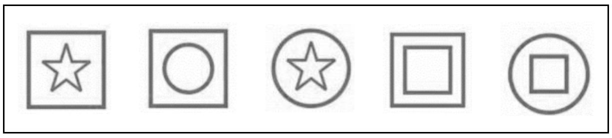

A B C D E

5

A B C D E

6

| | A | B | C | D | E |
|---|---|---|---|---|---|
| 11 | 3 | 6 | 9 | 12 | 14 |
| 12 | 6 | 10 | 18 | 24 | 30 |
| 13 | 20 | 25 | 27 | 30 | 35 |
| 14 | 14 | 21 | 7 | 28 | 32 |
| 15 | $\frac{1}{2}$ | $\frac{3}{6}$ | $\frac{4}{6}$ | $\frac{2}{4}$ | $\frac{4}{8}$ |
| 16 | 56 | 28 | 14 | 07 | 03 |

 © Jamia-tul-Mustafa Gujranwala. 

A B C D E

7

A B C D E

8

A B C D E

9 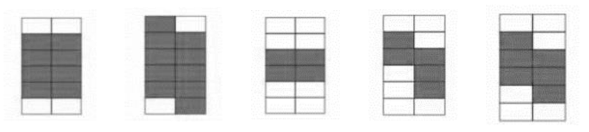

A B C D E

10

A B C D E

17

A B C D E

18 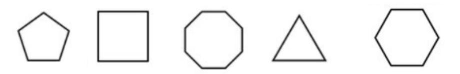

A B C D E

19 25 45 60 75 90

A B C D E

20 36 45 54 67 72

دوسرا حصہ: اردو عبارت پڑھ کر اس سے حاصل ہونے والی معلومات کی روشنی میں نیچے دیئے گئے سوالوں کے مختصر جواب لکھیں۔

ٹیپو سلطان کی آدھی سلطنت پر انگریزوں نے قبضہ کر لیا تھا۔ ان کے پاس جو زمین بچی تھی اس سے انھیں سالانہ ایک کروڑ روپے سے تھوڑی زیادہ آمدنی ہوتی تھی، جبکہ اس وقت انڈیا میں انگریزوں کو ملنے والا کُل زرِ مبادلہ نوے لاکھ پاؤنڈ یعنی نو کروڑ روپے تھا۔ ٹیپو سلطان کی باقی سلطنت پر قبضہ کرنے کے لئے انگریزوں نے ان کے قلعے کو فتح کرنے کا منصوبہ بنایا۔ منصوبے کے مطابق انہیں قلعے کا محاصرہ کرنا تھا اور کوئی نہ کوئی سوراخ تلاش کر کے اس کے ذریعے قلعے میں داخل ہونا تھا۔ قلعے کا محاصرہ کر لیا گیا لیکن یہ اس قدر طویل ہو گیا کہ خوراک کی کمی کے باعث فوجی سخت کمزور ہو گئے۔ فوج اس قدر بھوکی اور کمزور تھی کہ اگر کسی فوجی کو کوئی دھکا بھی دیتا وہ گر جاتا۔ یوں کہا جا سکتا ہے کہ یہ منصوبہ دو وجوہات کی بناء پر کامیاب ہو سکا۔ ایک تو ٹیپو سلطان کی اپنی فوج میں ہونے والی غداری اور دوسرا انگریزوں کی اسلحے کی برتری۔ کافی تلاش کے بعد آخر ایک انتہائی تنگ سوراخ تلاش کر لیا گیا لیکن اس سوراخ کے ذریعے فوجیوں کو اندر بھیجنا تبھی ممکن ہو سکتا تھا اگر وہاں سپاہی تعینات نہ ہوتے۔ انگریزوں کی مدد کرنے کے لئے ٹیپو سلطان سے غداری کرنے والے شخص میر صادق نے فوجیوں کو تنخواہ دینے کے بہانے پیچھے بلایا۔ بہانے سے ایک کمانڈر ندیم نے تنخواہ کا مسئلہ کھڑا کر دیا اور میر صادق نے سب فوجیوں تنخواہ کی ادائیگی کے لئے اپنے پاس بلایا۔ یہاں تک کہ دیوار کے سراخ کے پاس تعینات فوجی بھی پیچھے پیچھے چل دیے۔ یوں انگریزوں کو قلعے میں حفاظت کے ساتھ اندر داخل ہونے کا موقع مل سکا۔ میجر الیگزانڈر ایلن اپنی کتاب 'این اکاؤنٹ آف دا کیمپین ان میسور' میں لکھتے ہیں 'حالانکہ انگریزوں کی آگے بڑھتی ہوئے فوج کو قلعے سے بڑی آسانی سے توپوں کا ہدف بنایا جا سکتا تھا، پھر بھی خندقوں سے نکل کر انگریز فوجی محض سات منٹ کے اندر قلعے کی دیوار کے سراخ سے داخل ہو کر برطانوی جھنڈا لہرانے میں کامیاب ہو گئے۔' سراخ پر قبضہ حاصل کرنے کے بعد برطانوی فوج دو حصوں میں تقسیم ہو گئی۔ بائیں جانب بڑھنے والی فوج کو ٹیپو سلطان کی جانب سے سخت مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ ٹیپو کی فوج کے ساتھ دست بدست مقابلے میں اس دستے کی رہنمائی کرنے والے کرنل ڈنلپ کی کلائی پر تلوار سے گہرا زخم لگا۔ اس کے بعد کالم کے دستے کو آگے بڑھنے سے روکنے میں ٹیپو کے فوجی کامیاب رہے۔ ٹیپو سلطان اپنی فوج

 © Jamia-tul-Mustafa Gujranwala. 

کی ہمت بندھانے خود جنگ میں شامل ہو چکے تھے۔ ڈنلپ کی جگہ لیفٹیننٹ کیوہارنے لی۔ لیکن وہ بھی جلد ہلاک ہو گئے۔ ٹیپو گھوڑے پر سوار ہو کر اس جگہ کی جانب نکل پڑے جہاں دیوار میں سوراخ ہوا تھا۔ لیکن ان کے پہنچنے سے پہلے ہی انگریزوں نے وہاں اپنا جھنڈا لہرا دیا تھا اور قلعے کے دوسرے علاقوں کی جانب بڑھنا شروع ہو چکے تھے۔ اس جنگ میں ٹیپو نے زیادہ تر لڑائی عام فوجیوں کی طرح پیدل ہی لڑی۔ لیکن جب ان کے فوجیوں کی ہمت ٹوٹنے لگی تو وہ گھوڑے پر سوار ہو کر ان کی ہمت بڑھانے کی کوشش کرنے لگے۔ اگر ٹیپو چاہتے تو جنگ کے میدان سے بھاگ سکتے تھے، لیکن انہوں نے ایسا نہیں کیا۔ غدار کمانڈر میر ندیم قلعے کے گیٹ کی چھت پر کھڑے تھے، وہ بھی ٹیپو کو بچا سکتے تھے لیکن انھوں نے اپنے سلطان کی طرف کوئی دھیان نہیں دیا۔ جب ٹیپو قلعے کے اندرونی گیٹ کی جانب بڑھے تو ان کے بائیں سینے سے ایک گولی نکل گئی۔ ان کا گھوڑا بھی مارا گیا۔ ان کے ساتھیوں نے انھیں ڈولی پر بٹھا کر جنگ کے میدان سے باہر لے جانے کی کوشش کی، لیکن ناکام رہے۔ کیوں کہ تب تک وہاں لاشوں کا ڈھیر لگ چکا تھا۔ ٹیپو سلطان زخمی تھے لیکن اس کے باوجود انہوں نے اپنی تلوار سے ایک انگریز فوجی کے سر پر وار کیا۔ یوں بڑی جوانمردی سے لڑتے لڑتے ٹیپو سلطان نے جام شہادت نوش کر لیا۔

انگریز نہیں جانتے تھے کہ ٹیپو سلطان کی موت ہو چکی ہے۔ وہ انھیں ڈھونڈنے محل کے اندر گئے۔ پتا چلا کہ ٹیپو وہاں نہیں ہیں۔ ٹیپو کا ایک سپہ سالار انھیں اس مقام پر لے گیا جہاں ٹیپو گرے تھے۔ وہاں ہر طرح لاشیں اور زخمی فوجی پڑے ہوئے تھے۔ مشعل کی روشنی میں ٹیپو سلطان کی ڈولی نظر آئی۔ بعد میں میجر ایلن نے لکھا جب ٹیپو کی لاش کو ہمارے سامنے لایا گیا تو ان کی آنکھیں کھلی ہوئی تھیں۔ ان کا جسم اتنا گرم تھا کہ ایک لمحے کے لیے مجھے اور کرنل ویلیزلی کو ایسا لگا کہ کہیں وہ زندہ تو نہیں۔ لیکن جب ہم نے ان کی نبض دیکھی اور دل پر ہاتھ رکھا تو ہمارا شک دور ہوا۔ ان کے جسم پر تین اور ایک زخم ماتھے پر تھا۔ ایک گولی ان کے داہنے کان سے داخل ہو کر بائیں گال میں دھنس گئی تھی۔ انھوں نے بہترین سفید لینن کا جامہ پہن رکھا تھا جس کی کمر کے ارد گرد ریشمی کپڑے کی گوٹ لگی تھی۔ ان کے سر پر پگڑی نہیں تھی ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ جنگ کے دوران گر گئی ہو۔ ایک بازوبند کے علاوہ جسم پر کوئی زیورات نہیں تھے۔ وہ بازوبند اصل میں ایک چاندی کا تعویز تھا جس کے اندر عربی اور فارسی میں کچھ لکھا ہوا تھا۔ جنرل بیئرڈ نے ٹیپو کی لاش کو انھیں کی ڈولی میں رکھنے کا حکم دیا۔ دربار کو پیغام بھیجا گیا کہ ٹیپو سلطان اب اس دنیا میں نہیں رہے۔ ان کی لاش پوری رات ان کے دربار میں رکھی گئی۔

اگلے دن شام کو محل سے ٹیپو سلطان کا جنازہ نکلا۔ ان کے جنازے کو ان کے ذاتی ملازمین نے اٹھایا ہوا تھا۔ ان کے ساتھ انگریزوں کی چار کمپنیاں بھی چل رہی تھیں۔ جن سڑکوں سے جنازہ گزرا، ان کے دونوں طرف بھیڑ تھی۔ لوگ زمین پر لیٹ کر جنازے کو خراج عقیدت پیش کر رہے تھے۔ لوگ زور زور سے رو رہے تھے۔ انھیں لال باغ میں ان کے والد حیدر علی کی قبر کے بغل میں دفنایا گیا۔ رات ہوتے ہوتے ماحول اور زیادہ غمزدہ ہو گیا جب بادلوں کی گرج کے ساتھ زبردست آندھی چلی۔ اس آندھی میں دو انگریز اہلکار ہلاک ہو گئے اور متعدد زخمی ہو گئے۔ ٹیپو سلطان کے مرنے کے بعد انگریز فوجیوں نے سرنگا پٹم کو بُری طرح لوٹا۔ لیکن خوش قسمتی سے ٹیپو کی بہترین لائبریری کو بھی کوئی نقصان نہیں پہنچا جس میں تاریخ، سائنس اور احادیث کے بارے میں عربی، فارسی، اردو اور ہندی زبانوں میں دو ہزار سے زیادہ کتابیں تھیں۔ ایک انگریز صحافی پیٹ آبیر نے اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ 'ٹیپو کی شکست کے بعد مشرق کی پوری سلطنت ہمارے قدموں میں آ گری۔'

پہلا سوال: انگریزوں کو ٹیپو سلطان کی آدھی سلطنت سے کتنا زرِ مبادلہ سالانہ حاصل ہوتا تھا؟

______________________________

دوسرا سوال: انگریزوں کے منصوبے کی کامیابی کی کون سی دو وجوہات بیان کی گئی ہیں؟

______________________________

______________________________

______________________________

 © Jamia-tul-Mustafa Gujranwala. 

تیسرا سوال: قلعے میں تعینات فوجیوں نے دیوار میں موجود سوراخ کو کیوں اور کس طرح خالی چھوڑ دیا تھا؟

چوتھا سوال: انگریز فوجیوں کو سوراخ کے ذریعے قلعے میں داخل ہونے اور اپنا جھنڈا لہرانے میں کل کتنا وقت لگا؟

پانچواں سوال: کرنل ڈنلپ کے زخمی ہو جانے کے بعد انگریز فوج کی کمان کس نے سنبھالی؟

چھٹا سوال: عبارت میں ٹیپو سلطان سے غداری کرنے والے کن دو کرداروں کا ذکر ہے؟

ساتواں سوال: میجر ایلین کو ٹیپو سلطان کی لاش دیکھ کر ایسا کیوں لگا کہ وہ ابھی زندہ ہیں؟

آٹھواں سوال: ٹیپو سلطان کے بازو بند میں کیا چیز چھپی تھی؟

نواں سوال: ٹیپو سلطان کو کہاں دفن کیا گیا؟

دسواں سوال: ٹیپو سلطان کی لائبریری میں کون کون سی اور کتنی کتب موجود تھیں؟

تیسرا حصہ: انگریزی عبارت پڑھ کر اس سے حاصل ہونے والی معلومات کی روشنی میں نیچے دیئے گئے سوالوں کے مختصر جواب لکھیں۔

My name is Muhammad Ali Mustafai. I am sixteen years old. I passed my matric last year. Now I am planning to study Islamic theology, that is known as Darse Nizami in Urdu. I hope I will prove a good student in-sha-Allah. The reason is that I love Islam and I like to read books. I buy and read many books each year. I have many books at home in my personal library. All my friends and relatives are also aware of it. That is why they always buy the gift of a book for me. In my opinion, the best gift is the gift of a book. I spend most of my money on books. Books are never expensive. Their value is always more than their price. I read books in Urdu, English and Arabic. By the grace of Allah, I am good at three languages. I learnt Urdu at home from my parents. I learnt English at school and I learnt Arabic from my father. He is an Arabic teacher at a madrassah. His name is Allama Ali Akbar Mustafai. I am lucky that I know Arabic. It helps me read and understand the Holy Quran. I can understand the message of Allah and lead my life according to it.

1. What is the name of the boy?

2. How old is he?

3. When did he pass his matric.

4. What is he planning to study?

5. According to him, what gift is the best gift?

6. Are books expensive?

7. How many languages does the boy know?

8. Where did he learn Urdu?

9. What does his father do?

10. Why does the boy think that he is lucky?

چوتھا حصہ: اگر آپ کو ملک کا وزیر اعظم بنا دیا جائے اور آپ کے پاس مکمل اختیارات اور وسائل بھی ہوں تو آپ کیا خدمات سرانجام دینے کی کوشش کریں گے؟ اگلے صفے پر ایک پورے صفحے کا جواب تحریر کریں۔

 © Jamia-tul-Mustafa Gujranwala.